بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر 9 مدیر:- نعیم احمد تیر، کتابت و ڈیزائننگ:- محمد احمد، ولید عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ نبوت 1383 ھش، بمطابق نومبر 2004ء شمارہ نمبر 12

Tag der Offenen Moscheen

یوم اتحاد کے موقع پر جرمنی بھر کی احمدیہ مساجد میں تقریبات

شہریوں اور حکومتی نمائندوں کی کثیر تعداد میں شمولیت

ہر سال ۳ اکتوبر کا دن جرمنی بھر میں یوم اتحاد کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے جماعت احمدیہ جرمنی اس دن کو Tag der Offenen Moscheen کے طور پر مناتی ہے۔ اس دن جماعت کے تمام مراکز اور مساجد میں ہر خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ مساجد اور نماز سنٹروں کا دورہ کرے اور اسلام و احمدیت کے متعلق معلومات و لٹریچر حاصل کرے۔ اس دن کو منانے کی غرض سے پہلے سے ہی تیاریاں شروع کردی جاتی ہیں جس میں مساجد اور نماز سنٹروں کی تزئین و آرائش، معلوماتی بینرز اور پوسٹر لگانا، تصاویر گیلری اور تبلیغی اسٹال کا لگانا شامل ہے۔ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل کرنے کے لئے ان کو ذاتی طور پر اور اخبارات میں اشتہار دیکر دعوت دی جاتی ہے۔ امسال بھی جرمنی بھر کی جماعتوں نے یہ دن بھرپور طریق سے منایا۔ قارئین کے لئے آمدہ رپورٹس کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

ریجن Württemberg:-

جماعت Reutlingen نے تقریباً پندرہ روز قبل پروگرام کو کامیاب کرنے کے لیے تیاری شروع کردی تھی۔ نماز سنٹر میں 11 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ کل 87 مہمانوں آئے جن میں 38 جرمن تھے۔ برگا ماسٹر اور اُس کے ساتھ ایک اور رکن بھی تشریف لائے اور ڈیڑھ گھنٹہ تک صدر صاحب اور سیکرٹری صاحب تبلیغ سے گفتگو کرتے رہے۔ اسی طرح دو وکیل اور دو ڈاکٹرز بھی تشریف لائے۔ دو اخباری نمائندں نے شرکت کی اور انٹرویو کیے۔ دو اخباروں نے اس پروگرام کی خبر بھی شائع کی۔ 13 مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کئے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر فرد، جماعت نے حصہ لیا۔ تین TV اور VCR چل رہے تھے جن پر عربی جرمن اور ترک کیسٹ چل رہی تھیں۔ اس پروگرام میں بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ الغرض یہ پروگرام شام سات بجے اختتام پذیر ہوا۔

اسی ریجن کی جماعت Waiblingen نے اپنے نماز سنٹر میں مرکزی ہدایت کے مطابق پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے 11 بجے پروگرام کا آغاز کیا۔ شہر کی انتظامیہ کی انچارج اور غیر ملکیوں کے لئے قائم دفتر (بقیہ صفحہ ۲ پر)

مالٹا یونیورسٹی میں اسلام اور امن کے موضوع پر سمینار کا انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو مورخہ 2 اکتوبر 2004ء کو مالٹا یونیورسٹی میں اسلام اور امن کے موضوع پر سمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے 56 افراد نے اس میں شمولیت کی۔ مالٹا ایک خوبصورت جزیرہ ہے۔ 390 مربع میٹر پر پھیلے اس جزیرہ میں کل آبادی چار لاکھ ہے 16 اضلاع میں 98 فیصد آبادی رومن کیتھولک ہے۔ مسلمانوں کی تعداد تین ہزار ہے جس میں 2600 عرب اور باقی 400 مالٹی مسلمان ہیں۔ لیبیا حکومت کے ساتھ مالٹی حکومت کے قریبی تعلقات ہیں اور صدر قذافی کی وساطت سے ہی مالٹا میں ایک اسلامی سنٹر ہے جس میں اسکول مسجد اور دیگر عمارات ہیں۔

ایک احمدی انجینئر محترمی طاہر احمد قریشی صاحب نے یونیورسٹی انتظامیہ سے رابطہ کر کے ہال کا بندوبست کیا۔ مقامی آبادی میں سے الہادی (مانوال ماہ) نے بھی انکے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ معاونت کی خاطر جرمنی سے نائب امیر مکرم زبیر خلیل خان صاحب، مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور عرب احمدی مکرم رافت صاحب بھی مالٹا تشریف لے گئے۔ سمینار سے خطاب کیلئے محترمی ہدایت اللہ ھبش صاحب تشریف لائے۔ مقامی آبادی اور یونیورسٹی کے طلباء میں دعوت نامے تقسیم کیے گئے۔ مالٹا یونیورسٹی کے مذہبی فیکلٹی کے ڈائریکٹر صاحب نے بھی تعاون کیا۔ جماعت کے وکیل ڈاکٹر جولیا جو کہ مالٹا کی پارلیمینٹ کی رکن بھی ہیں اور Shadow Minister for Ahairs ہیں نے اپنے اثر رسوخ سے مالٹائی وی کے تین بڑے T.V اسٹیشنوں سے رابطہ کر کے سمینار کی کوریج کا بندوبست کرایا۔ مالٹائی وی اسٹیشن نے اپنے اسٹوڈیو میں ریکارڈنگ کی نیٹ ٹی وی نے جماعت کے سنٹر میں آکر تمام پروگرام ریکارڈ کیا اور سمینار کی تشہیر کے لیے مالٹائی وی اور سپرون ٹی وی یونیورسٹی میں آئے۔ پروگرام کے بارے میں مالٹا ٹائم اور نیشن اخبار نے اطلاعات شائع کیں۔ اپنے خطاب میں محترمی ھدایت اللہ ھبش صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں اسلام کی امن کے بارہ میں تعلیم کی وضاحت کی، جاری دہشت گردی کی سرگرمیوں سے مکمل لاتعلقی کا اظہار کیا اور واضح الفاظ میں بتلایا کہ ان سرگرمیوں کا اسلام میں قطعاً کوئی (بقیہ صفحہ ۲

مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2004 کا انعقاد

مورخہ 9 اکتوبر بروز ہفتہ بیت السبوح فرینکفرٹ میں 15 ویں مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا کامیاب انعقاد ہوا۔ صبح 11:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد ایوان نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی اقتدا میں عہد خدام الاحمدیہ دھرایا۔ ایوان کے مبارک ماحول میں عہد کو دھرانا روح کے گرمانے اور ایک عزم نو کے مترادف تھا۔ بعد از عہد مکرم صدر صاحب مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن و حدیث اور بانی مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں مشاورت کی اہمیت کو اجاگر کیا، نیز نظام وصیت اور سو مساجد فنڈ کی تحریک کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے افتتاحی دعا کروائی۔

دعا کے بعد مکرم مطہر نور ثاقب صاحب معاون معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے قواعد و ضوابط مجلس شوریٰ ایوان کے سامنے پیش کیے۔ مکرم نعیم احمد صاحب ایڈیشنل معتمد نے گزشتہ سال کی منظور شدہ تجاویز اور ان پر عملدرآمد کی رپورٹ، نیز مجلس شوریٰ 2004 کا ایجنڈا اور رد شدہ تجاویز ایوان میں پیش کیں۔ ان تجاویز کو رد کیے جانے کی وجوہات متعلقہ مہتممین نے ایوان میں پیش کیں۔ ایجنڈا پر موجود تجاویز برائے مال اور اشاعت کی سب کمیٹیز کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ وقفہ طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کا آغاز ہوا۔ مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے متعلقہ شعبہ جات کی سالانہ رپوٹس ایوان میں پیش کیں جن پر بعد میں ایوان کی طرف سے تعمیری اور سیر حاصل بحث ہوئی۔ محترم حیدر علی صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی اس سیشن میں رونق افروز ہوئے۔ آپ گاہے بگاہے رہنمائی فرماتے رہے خاص طور پر شعبہ اطفال اور شعبہ تربیت کی اہمیت کو سمجھ کر باقاعدہ پروگرام بنا کر مضبوط عزم وہمت کے ساتھ کام کرنے پر زور دیا۔ آپ نے نظام وصیت کے بارہ میں بھی توجہ دلائی اور حضور انور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس میں شمولیت اختیار کرنے کی تلقین کی۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد 23:00 بجے سب کمیٹیز کے اجلاسات شروع ہوئے۔

دوسرے دن مورخہ 10 / اکتوبر بروز اتوار 8:35 پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم وقار زاہد صاحب سیکرٹری سب کمیٹی اشاعت نے کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ جس پر ایوان میں بحث ہوئی اور ایوان نے کثرت رائے سے اس کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوانے کے لئے منظور کیا۔ بعد ازاں مکرم ظفر اقبال منیب صاحب محاسب و قائمقام مہتمم مال نے سب کمیٹی مال کی رپورٹ پیش کی اور اس پر ایوان میں بحث ہوئی اور مفید مشورے سامنے آئے۔ ایوان نے کثرت رائے سے اس کو حضرت خلیفۃ المسیح کی (بقیہ صفحہ ۲ پر)

ملٹی کلچر میلہ میں جماعت احمدیہ مائنز کی شمولیت

مورخہ 12 ستمبر 2004ء کو مائنز شہر میں ایک ثقافتی میلہ لگا جسے دیکھنے کے لئے ہزاروں شائقین آئے۔ جماعت احمدیہ مائنز نے بھی اس میں دو اسٹالز لگائے۔ ایک اسٹال میں مختلف زبانوں میں کتابیں رکھی گئیں جو زائرین کو اسلام کی اصل شکل سے آشنا کرا رہی تھی۔ ہر گزرنے والے کی نظران پر پڑتی اور 175 افراد نے ڈیوٹی پر موجود افراد سے معلومات حاصل کیں اور بات چیت کی، نیز جماعت کا تعارف بھی حاصل کیا، جو موضاعات زیر بحث آئے ان میں جہاد، دہشت گردی، اسلام میں عورت کا مقام، قربانی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ کافی تعداد میں لٹریچر فروخت ہوا اور مفت بھی تقسیم کیا گیا۔

دوسرے اسٹال میں کھانے پینے کی اشیاء برائے فروخت رکھی گئی تھیں۔ ان میں پکوڑے اور سموسے لوگوں نے بہت پسند کیے۔ اس اسٹال سے 906 یورو کی آمد ہوئی۔ خرچہ نکال کر باقی کی رقم سو مساجد فنڈ میں جمع کروا دیئے گئے۔

ہر دو اسٹال بہت کامیاب رہے۔ جن احباب نے خدمت کی، وقت دیا، محنت کی، اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبولیت بخشے، ان کو صحت و خوشحالی عطا فرمائے، ہر قسم کی مشکلات دور فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خادم دین بنائے۔ آمین۔

(رپورٹ: داؤد احمد قمر، صدر حلقہ مائنز)

قارئین اخبار احمدیہ کو دلی

عید مبارک

بقیہ شوریٰ رپورٹ

خدمت میں بھجوانے کے لئے منظور کیا۔ اس دوران محترم نیشنل امیر صاحب جماعتِ احمدیہ جرمنی ازراہِ شفقت تشریف لائے، آپ نے بقیہ کارروائی ملاحظہ کی اور نصائح سے نوازا۔

نمازِ ظہر و عصر اور کھانے کے وقفے کے بعد مجلسِ شوریٰ کے اختتامی اجلاس کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ محترم نیشنل امیر صاحب جماعتِ احمدیہ جرمنی کی صدارت میں 15:10 پر تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اور اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا آئندہ دو سال 06-2004ء کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا۔ انتخاب کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور جرمنی کی بدلتی ہوئی معاشی صورتحال اور اس سلسلہ میں نئے سال سے آنے والے قانون سے متعلق فرمایا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی لیکچر تیار کریں اور خدام و اطفال کو آگاہ کریں۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں غیر قانونی ملازمتوں سے بچنا چاہیے اور قانون کا احترام کرتے ہوئے رزقِ حلال کمانے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح آپ نے سو مساجد تحریک کے حوالہ سے فرمایا کہ بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ نے ایک ملین کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر سکے گی؟ تو میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے پورا یقین ہے کیونکہ آج تک مجلس خدام الاحمدیہ نے جو ہدف بھی لیا ہے وہ پورا کیا ہے۔

امسال مجلسِ شوریٰ میں شرکاء کی کل حاضری 385 رہی۔ اُن تمام احباب کا خاکسار شکریہ ادا کرتا ہے جن کی ان تھک محنت اور تعاون سے کامیاب مجلسِ شوریٰ کا انعقاد ممکن ہوا۔ نیز جنہوں نے اس نیک مقصد کی خاطر سفر اختیار کیا اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے توجہ کے ساتھ کارروائی میں حصہ لیا اور فراست اور حکمت سے اپنے مشورہ جات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام احمدیت کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے، آمین۔

بقیہ مالٹا یونیورسٹی میں سیمینار

جواز نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں محترمی ہدایت اللہ ہبش صاحب نے وضاحت کی کہ دُعا کے ساتھ ساتھ اگر ہم اپنے ماحول میں اور اپنے دائرہ میں محبت اور امن قائم رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اسی طرح ایک سوال کے جواب میں انھوں نے احمدی مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے فرق بھی واضح اور کھول کر بیان کیا۔ مالٹا میں آئینی اور مذہبی خیالات کی آزادی ہے۔ مقامی آبادی نے جماعت کی اس مساعی کو سراہا ہے اور آئندہ بین المذاہب مباحثات اور دیگر موضوعات پر سیمنار منعقد کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مذکورہ سیمنار کے نتیجہ میں جماعت کا پورے مالٹا میں وسیع پیمانے پر تعارف ہوا ہے۔ مقامی احمدی تبلیغی اسٹال کے ذریعہ جماعت کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ ان کی مدد کے لیے جرمنی جماعت کی طرف سے دوست وقفِ عارضی پر جا کر قیام پذیر رہے ہیں۔ مالٹا میں مبلغ سلسلہ کا مستقل طور پر قیام نہیں ہے۔ مالٹا میں جماعت باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مالٹا کے باشندوں کے سینوں کو کشادہ کرے اور انہیں حق پہچاننے کی توفیق دے، آمین۔

بقیہ یومِ اتحاد

(Auslanderamt Beirat) کی نمائندہ، CDU سیاسی پارٹی کا Stadt Beirat کا رکن اور اُن کی اہلیہ نے دورہ کیا۔ کُل 30 مہمان تشریف لائے اور 11 نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔ شہر کے دو اخباروں نے اِس پروگرام کے منعقد ہونے کی خبر دی۔

اسی ریجن کی جماعت Balingen نے بھی اپنے نماز سنٹر میں پروگرام کا آغاز 11 بجے کیا۔ کُل 37 کے قریب مہمان تشریف لائے۔ شام 7 بجے پروگرام اختتام پزیر ہوا۔ اسی ریجن کی جماعت Ebingen نے نماز سنٹر میں یہ پروگرام کیا۔ بُرگا ماسٹر کے نمائندہ بھی آئے۔ کُل 8 مہمان تشریف لائے۔ اِس پروگرام کی خبر بھی اخبار میں شائع ہوئی۔ اسی ریجن کی جماعت Stuttgart نے پروگرام نماز سنٹر میں کیا جس میں 15 مہمان تشریف لائے۔ اخباری نمائندہ نے انٹرویو بھی کیا اور اخبار میں خبر بھی شائع کی۔

ریجن Hessen Süd

جماعت Lampertheim نے بھی اپنے نماز سنٹر میں کامیاب پروگرام کیا جس میں بُرگا ماسٹر اپنی اہلیہ کے ساتھ شریک ہوئے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ وقت دیا اور مختلف سوالات پوچھتے رہے۔ اسی طرح سیاسی پارٹی FDP کے مقامی لیڈر نے بھی شرکت کی جو کہ بیرونِ ملک جاپان سے سیدھے نماز سنٹر میں آئے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہاں رہے۔ ادارہ ''کاری داس'' کی نمائندہ بھی آئیں۔ کُل 96 افراد نے دورہ کیا جن میں رُوسی، تُرکی، اطالوی اور جرمن تھے۔ مرکزی نمائندہ محترم راجہ منیر احمد صاحب نے بھی یہاں وزٹ کیا۔ 5 اخبارات نے 3 اکتوبر سے قبل پروگرام کے انعقاد کی خبر شائع کی۔ 2 اخباروں نے 3 اکتوبر کے بعد منعقد ہونے والے اس پروگرام کی خبر شائع کی۔ یہ پروگرام 11 تا 7 بجے شام تک رہا۔

اسی ریجن کی جماعت Heppenheim نے نماز سنٹر میں اپنا پروگرام کیا جس میں 13 جرمن، 3 دوسرے غیر ملکی افراد، ایک نمائندہ SPD اور 2 اخباری رپورٹرز نے دورہ کیا۔ ایک اخبار نے اشتہار کو شائع کیا اور دوسرے نے 3 اکتوبر کے بعد رپورٹ شائع کی۔ 9 مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔

ریجن Hessen-Mitte کی جماعت Friedberg Nord نے اپنے نئے نماز سنٹر میں یہ پروگرام کیا جس میں تقریباً 50 / 45 مہمان تشریف لائے۔

ریجن Hessen-West

اِس ریجن کی نئی مسجد بیت العزیز میں تقریباً 100 سے زائد مہمان تشریف لائے جن میں جرمن، افغانی، ترکی، مراکش انڈونیشین اور نئی آزاد ہونے والی ریاستوں کے باشندے تھے۔ ان میں بُرگا ماسٹر، گرجا کے نمائندہ، ڈاکٹرز، وکلاء، اور سکول کے اساتذہ شامل ہیں۔ مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔ مُحترم نیشنل امیر صاحب، سیکرٹری امورِ خارجہ اور مربی سلسلہ مکرم لئیق مُنیر صاحب بھی تشریف لائے۔ MTA نے بُرگا ماسٹر، اساتذہ سکول اور ریجنل امیر صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔

لوکل امارت Frankfurt City کی جماعت

Neu-Isenburg کے تحت مسجد نور فرینکفرٹ میں پروگرام کا آغاز 11 بجے ہوا۔ ہر آنے والے کو پھول دے کر خوش آمدید کیا گیا۔ اِس پروگرام میں کل 73 مہمان تشریف لائے۔ جن میں سے 69 جرمن، ایک عرب، ایک ترک، ایک غانین اور ایک پاکستانی تھے۔ اس کے علاوہ 50 احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔

ریجن Main Franken کی جماعت Hanow نے نماز سنٹر میں پروگرام کیا۔ ایک اخبار نے دعوت نامے کی خبر شائع کی۔ مختلف اقوام کے 15 افراد تشریف لائے۔ اس کے علاوہ 29 احمدی احباب نے شمولیت کی۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے بھی شام کو یہاں کا دورہ کیا۔

ریجن Bayern: کی جماعت Nürnburg کے سنٹر میں یہ پروگرام 12 بجے کے قریب شروع ہوا۔ اس پروگرام کی خبر 4 دن قبل ہی اخبار میں چھپ گئی تھی۔ اخباری نمائندے 3 اکتوبر کو معلومات کے لئے آئے۔ 3 اکتوبر کے بعد اخبار میں خبر بھی شائع ہوئی۔ اس پرگرام میں کل 29 جرمن تشریف لائے اور شام 7:30 تک یہ پروگرام اختتام پزیر ہوا۔

اسی ریجن کی جماعت Neuburg نے یہ دن منایا۔ جس میں کل 96 مہمان تشریف لائے۔ ان میں 70 جرمن اور 26 دیگر ممالک کے افراد تھے۔ یہ پروگرام صُبح 10 بجے شروع ہوا اور شام 7 بجے تک جاری رہا۔ اسی ریجن کی جماعت München نے بھی یہ دن منایا۔ یہ پروگرام صُبح 10 بجے تا شام 6 بجے جاری رہا۔ SPD اور شہر کی انتظامیہ کے نمائندے نے شرکت کی۔ پریس کے نمائندہ نے تصاویر بھی لیں۔ کل 105 جرمن افراد نے دورہ کیا۔

لوکل امارت Mannheim کے نماز سنٹر میں تین اکتوبر کو یہ پروگرام ہوا۔ اس میں تین جرمن مہمان تشریف لائے۔

لوکل امارت Fulda-Nuhof کے سنٹر میں 11 بجے تا شام 7 بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ کل 52 مہمانوں نے دورہ کیا۔ شلشٹرن نماز سنٹر میں 33 مہمان تشریف لائے۔ Hr3 کے نمائندوں نے دورہ کیا۔ نوئے ہوف نماز سنٹر میں بھی یہ دن منایا گیا۔ جہاں صرف دو مہمان شریک ہوئے۔

ریجن Rhein-Mosel: Wittlich بیت الحمد میں 13 جرمن مہمانوں نے دورہ کیا جس میں Mr.Grümen بھی تھے جو کہ جلسہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ اسی ریجن کی جماعت Neuwied نے بھی یہ دن منایا جہاں پر عورتوں اور ایک یوگوسلاوین نے وزٹ کیا۔

ریجن PFALZ: اس ریجن میں صرف جماعت Freinsheim میں یہ پروگرام ہوتا ہے۔ یہ پروگرام 11 بجے تا شام 7 بجے تک جاری رہا۔ اس میں کل 75 مہمانوں نے شرکت کی۔ 3 اخباروں نے دعوتی خط کی خبر شائع کی۔ دورہ کرنے والوں میں بُرگا ماسٹر کی اہلیہ اور Bezirkregievung کے نائب صدر بھی تھے۔ مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔

لوکل امارت Gross Gerau: ناصر باغ میں یہ دن منایا گیا۔ اِس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تین اخباروں میں خبر شائع کروائی گئی۔ یہ پروگرام صُبح 10 بجے تا شام 6 بجے تک جاری رہا جس میں 153 مہمانوں نے شرکت کی۔ مُحترم نیشنل امیر صاحب اور مُحترم لئیق احمد منیر صاحب بھی تشریف لائے۔ MTA کی ٹیم نے ریکارڈنگ بھی کی۔

لوکل امارت Mainz-Wiesbaden کے نماز سنٹر میں صُبح 10 بجے تا شام 7 بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ اس میں کل 58 مہمان تشریف لائے جن میں 38 جرمن تھے۔ SPD ویزبادن کے چیئر مین اپنے تین افراد کے ساتھ تشریف لائے۔ اس کے علاوہ اساتذہ، پادری اور تین اخباروں کے نمائندے بھی تشریف لائے اور انٹرویو لئے۔ MTA کی ٹیم نے ریکارڈنگ کی۔ مقامی اخبار نے اس پروگرام کی خبر بھی شائع کی۔

لوکل امارت کی جماعت Mainz نے اپنے نماز سنٹر میں یہ پروگرام کیا جس میں کل 33 مہمانوں نے شرکت کی۔

لوکل امارت Hamurg-City: بیت الرشید میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ 11 بجے شروع ہو گیا تھا۔ اسی طرح مسجد فضل میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ دونوں مراکز میں حاضری 100 کے قریب تھی اور مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔

لوکل امارت Darmstadt City: اِس پروگرام کو موثر اور منظم طریق کے ساتھ کامیاب کرنے کے لئے چند ہفتے قبل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو 17 شعبہ جات پر مشتمل تھی۔ نگرانِ اعلیٰ محترم محمود احمد صاحب لوکل امیر اور ناظمِ اعلیٰ حمید احمد صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ تھے۔ مسجد کے اندر تبلیغی سٹال اور سمعی و بصری کے ٹی وی پر سوال و جواب کی ویڈیو دکھانے کا انتظام تھا۔ اسی طرح مسجد کے اندر نمائش کے لیے ایک جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ جس میں جرمنی کی تعمیر شدہ مساجد، خلفاء احمدیت کے افریقہ اور دوسرے ممالک کے دورہ جات کی تصاویر گیلری کی شکل میں آویزاں تھیں۔ اسی طرح Humanity First کی تصاویر بھی لگائی گئی تھیں۔ مختلف قرآنی آیات بمعہ ترجمہ آویزاں کی گئیں جس کا مقصد مہمانوں پر ظاہر کرنا تھا کہ مسیح ثانی کی آمد ہو چکی ہے۔ کل 293 مہمان تشریف لائے۔ اس میں احمدی احباب و خواتین کی تعداد 250 تھی۔ پانچ اخباروں میں دعوت ناموں کا اشتہار دیا گیا۔ اس پروگرام کو دو اہم اخباروں نے تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ ساڑھے سات بجے شام یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ریجن Hessen - Nord کی جماعت Immenhausen نے اپنے نماز سنٹر میں یہ دن منایا۔ شہر کے بُرگا ماسٹر اور HNA اخبار کی رپورٹر اور دیگر احباب و خواتین تشریف لائے۔ کل جرمن مہمان 10 تھے۔ محترم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے احسن رنگ میں مہمانوں کو معلومات فراہم کیں۔ اس پروگرام کی خبر اخبار نے بھی شائع کی۔ اس ریجن کی جماعت Homberg - Efze نے نماز سنٹر میں یہ دن منایا۔ کل 9 مہمان تشریف لائے۔

ریجن Schleswig - Mecklenburg کی مسجد بیت الحبیب میں یہ پروگرام صُبح 10 تا شام 6 بجے تک جاری رہا۔ اس پروگرام کو بھی اخبار نے تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

دُرست تلاوتِ قرآن کریم کی اہمیت

☆ارشاد خداوندی☆

☆ وَقُرآنَ الفجرِ اِنَّ قُراٰنَ الفجرِ کَانَ مَشھُودًا (سورۃ بنی اسرائیل:89:) ترجمہ۔اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔☆ وَرَتِّلِ القُراٰنَ تَرتِیلاً (سورۃ المزمل:5) ترجمہ۔اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔

☆ارشادات نبوی ﷺ☆

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے، (بخاری)

☆ جو لوگ اللہ کے گھروں میں اکٹھے ہو کر قرآن کریم پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کا اپنے فرشتوں سے ذکر کرتا ہے۔(سنن ابی داؤد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔" خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے۔،،

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
قرآں کتاب رحماں دکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔" قرآن کریم کی درست تلاوت کرنا اس جہت سے ممکن ہے کہ قرآن کریم ایک خاص حد تک صحت تلاوت کا تقاضا کرتا ہے جس سے آپ کو بجا طور پر تسلی ہو سکتی ہے کہ آپ نے قرآن کریم کو سمجھنے یا اس کے معانی میں کوئی مداخلت نہیں کی یا یہ کہ آپ نے تلاوت اس طرح نہیں کی کہ کسی کے کانوں کو ناگوار گزرے۔ یہ کم از کم معیار ہے جسے میں قابل حصول قرار دیتا ہوں۔ پھر فرمایا:" ایسے معاملات جو آپکی زندگی کا مقصد ہوں۔قرآن کریم پڑھانا کوئی معمولی سی بات نہیں۔قرآن کریم کو سمجھنا پہلے اس کی تلاوت کرنا پھر اسے سمجھ کر اس پیغام کو دنیا بھر تک پہنچانا ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہے۔ پس یہ میری آرزو ہے بلکہ شائد آرزو کا لفظ اس سلسلہ میں درست نہ ہو۔ یہ صرف ایک آرزو نہیں ہے بلکہ میرا مطمع نظر یہ ہے کہ اسی طرح ہونا چاہیے۔ تمام احمدیوں سے یہ خدا تعالیٰ کا کم از کم مطالبہ ہے۔ چنانچہ ایک احمدی سے خدا تعالیٰ کے کم از کم مطالبہ کے میرے تصور کے مطابق ہر احمدی کو قرآن کریم کی عربی زبان میں تلاوت کرنے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔(بحوالہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اپریل 1992 صفحہ 24-25)

ہمارے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم خود قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھائیں۔

تلاوت قرآن کریم کرتے وقت حروف کی حرکات کی صحت کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ بعض دفعہ چھوٹی سی غلطی سے مضمون میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو جاتا ہے اور معانی بالکل غلط اور الٹ ہو جاتے ہیں۔(چند مثالیں درج ذیل ہیں)

پہلی قسم کی غلطی۔ حروف کو صحیح مخرج سے ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے ترجمہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ مثلاً قُل :تو کہہ (قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) کُل :تو کھا (کُلاَ فِیھَا رَغَدًا)۔عَلِیمُ :بہت جاننے والا (اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ حَکِیمٌ) اَلِیم :دردناک (وَلَھُم عَذَابٌ اَلِیمٌ)۔قَلب :دل (فِی قُلُوبِھِم مَرَضٌ) کلب :کتا (خَامِسُھُم کَلبُھُم)

دوسری قسم کی غلطی۔ حروف و حرکات کو چھوٹا یا لمبا کرنے سے بھی الفاظ کے معانی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً لَا رَیبَ فِیہِ (اس میں شک نہیں) لَرَیبَ فِیہِ (اس میں شک ہے)۔ لَاَزِیدَنَّکُم (میں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا) لَا اَزِیدَنَّکُم (میں تمہیں نہیں بڑھاؤں گا)

مندرجہ بالا حوالہ جات اور مثالوں کو پڑھنے کے بعد قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنے کی اہمیت آپ پر واضح ہو چکی ہوگی۔ اس مختصر مضمون میں قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنے کے سلسلہ میں چند مشورے تحریر ہیں جن پر عمل کر کے آپ قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھ سکتے ہیں۔(خواہ آپ کی عمر چھوٹی ہے یا بڑی)

☆ سب سے پہلے اپنے دل میں یہ شوق پیدا کریں کہ میں نے محنت کر کے ضرور قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھنا ہے۔

☆ قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھنے کے لئے سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ آپ قاعدہ یسّرنا القرآن کی ویڈیو کیسٹس سے آغاز کریں خواہ آپ بڑی عمر کے ہوں اور آپ قرآن کریم کئی بار پڑھ چکے ہوں پھر بھی تلفظ درست کرنے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی کیسٹس کو اچھی طرح سمجھ کر دیکھیں اور ساتھ ساتھ مشق کریں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک سبق کو اچھی طرح سمجھنے اور اسکی اچھی طرح مشق کرنے کے بعد اگلا سبق شروع کریں۔ خواہ ایک سبق پر کئی دن ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ اس طرح اگلے اسباق میں آپ کے لئے سہولت رہے گی۔ زیادہ بہتر ہے کہ جس سبق کی آپ مشق کریں وہ سبق مربی صاحب یا کسی حافظ قرآن کو سنا لیں (یہ سبق آپ فون پر بھی سنا سکتے ہیں) اس طرح غلطیوں کا پتہ چل جائے گا۔

☆ قاعدہ یسّرنا القرآن کی کیسٹس کے بعد پہلے پارہ کی ویڈیو کیسٹس کو بھی اچھی طرح سمجھ کر دیکھیں اور ساتھ ساتھ مشق کریں۔ مربی صاحب یا کسی حافظ قرآن سے رابطہ کر کے سبق سناتے رہیں۔

☆ قاعدہ ترتیل القرآن کی آڈیو کیسٹس سے بھی فائدہ اٹھائیں

☆ آخری سات سورتوں کی آڈیو کیسٹ حاصل کریں اور محترم قاری صاحب کے ساتھ ساتھ مشق کریں۔ اس طرح بھی تلفظ درست ہوگا۔ یہ تمام کیسٹس شعبہ سمعی و بصری جرمنی سے مل سکتی ہیں۔ ان سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

☆ ایم ٹی اے پر جب تلاوت ہو رہی ہو تو غور سے سنیں کہ قاری صاحب کہاں کہاں وقف کرتے ہیں اور الفاظ کو کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس طرح بھی آپکا تلفظ بہتر ہوگا۔

☆ بعض تلاوت کرنے والے ترنم پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور قواعد و ضوابط پر کم۔ اگر عربی زبان کے قواعد و ضوابط کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو تلاوت خواہ کتنی ہی سریلی اور مترنم آواز میں کی جائے غلط تلاوت ہوگی۔ اس لئے ترنم پر توجہ دینے کی بجائے قواعد و ضوابط پر زیادہ توجہ دی جائے۔

☆ مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جب آپ قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھ لیں تو پھر آگے دوسروں کو بھی اسی طریق پر پڑھائیں۔ جس سے آپکو یقیناً بہت فائدہ ہوگا۔

☆ صدران جماعت اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اپنے اجلاسات میں کم از کم پندرہ منٹ قرآن کلاس کے لئے وقف کریں اور کیسٹس کی مدد سے قرآن کریم درست تلفظ سے پڑھنا سیکھیں۔ اس طرح احباب و خواتین کو اس کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اسکی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں اور طلب کروں تا کہ حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں، سناؤں۔(تذکرۃ المہدی)

اب قرآن کریم حفظ کرنے کے بارے میں کچھ باتیں تحریر ہیں

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔(ترمذی)

☆ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ضرور یاد کریں۔ قرآن کریم کی جو سورت یا آیات آپ حفظ کرنا چاہتے ہیں سب سے پہلے انہیں ناظرہ بار بار پڑھیں اور متعلقہ حصہ کی آڈیو کیسٹ لے کر اس حصہ کو بار بار سنیں بھی۔ پہلے اس بات کی تسلی کر لیں کہ آپ کا تلفظ درست ہے بلکہ بہتر ہے کہ یاد کرنے سے پہلے مربی صاحب یا کسی حافظ قرآن کو متعلقہ حصہ ناظرہ سنا لیں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ نے غلط یاد کر لیا تو پھر اسے درست کرنے کے لئے آپکو قدرے زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے پہلے ناظرہ تلفظ درست کریں پھر حفظ کرنا شروع کریں۔(شعبہ سمعی و بصری میں قرآن کریم کا مکمل سیٹ موجود ہے وہ آڈیو کیسٹ لیں جس میں قاری صاحب ایک گھنٹہ میں ایک پارہ تلاوت کرتے ہیں آپ کے لئے یہ بہتر رہے گی)

☆ آخری سات سورتوں کی آڈیو کیسٹ حاصل کریں اور پہلے یہ سورتیں درست تلفظ سے یاد کر لیں۔

☆ قرآن کریم یاد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ہمیشہ ایک ہی قرآن کریم سے یاد کریں یعنی ہمیشہ ایک ہی نقشہ والا نسخہ پڑھیں۔

☆ یاد کرنے کا بہترین وقت رات کو سونے سے قبل کا وقت ہے جبکہ آپ کے ارد گرد مکمل خاموشی ہو۔ جب سبق کچھ یاد ہو جائے تو سو جائیں اور باتیں نہ کریں۔ صبح اٹھ کر چند دفعہ دہرانے سے سبق یاد ہو جائے گا۔ اپنی سہولت کے مطابق آپ دن کے وقت بھی یاد کر سکتے ہیں لیکن تنہائی اور خاموشی ضروری ہے۔

☆ جو حصہ یاد کر لیں اسے دہراتے رہیں ورنہ بہت جلد بھول جائے گا۔ آڈیو کیسٹ سنتے رہیں اس طرح بھی دہرائی ہوتی رہے گی۔

☆ دہرائی کے لئے حفاظ کا جو طریق ہے وہ درج ذیل ہے۔ اس طریق پر عمل کر کے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مدرسۃ الحفظ میں سب سے پہلے ایک سبق سنایا جاتا ہے (یعنی جو نیا سبق یاد کیا ہے)۔ اس کے بعد گزشتہ سات دنوں میں جو اسباق یاد کیے ہوتے ہیں وہ سنائے جاتے ہیں (یعنی سات اسباق)۔ اس کے بعد نصف پارہ منزل سنائی جاتی ہے یعنی جو پارے آپ حفظ کر چکے ہیں ان میں سے باری باری نصف پارہ روزانہ بطور منزل سنانا ہوتا ہے۔

اگر آپ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کیا ہے تو آپ روزانہ کی منزل کم کر سکتے ہیں مراد صرف یہ ہے کہ جو حصہ بھی یاد کیا جائے اسے دہراتے رہیں۔

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

ہمیں چاہیے کہ ہم حاملین قرآن مجید بن کر اللہ کے اہل بن جائیں۔ شب و روز اسکی تلاوت کریں اور اس کے نور سے اپنے گھروں کو منور کریں تا قیامت کے دن یہ نور ہمارا شفیع بن جائے، آمین۔(طالب دعا: حافظ عبدالحمید ہنوور)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں روزے (ثاقب زیروی)

اِک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے
راتوں کو سماں دِن کا دِکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے
مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں ڈھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی
کچھ روح کو اس طرح جلا دیتے ہیں روزے

اُٹھتی ہیں مساجد سے تلاوت کی صدائیں
اللہ کا پیغام سنا دیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا
چنگل سے تکبر کے چھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لئے خلد بریں منزل آخر
اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

اِک نور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں
تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اُترتی ہے صدا "ملہم حق،، کی
اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لطف و کرم وا
جو مانگے کوئی اُس سے سوا دیتے ہیں روزے

Vol. 9 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 12
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

لوکل امارت ڈارمسٹڈ میں تربیتی سیمینار کا انعقاد

لوکل امارت ڈامسٹڈ میں مکرم مقصودالحق صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ جرمنی کے زیر صدارت تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔ سب سے پہلے آپ نے احباب جماعت کو اس پروگرام کے متعلق ضروری ہدایات دیں اور ایجنڈا بتایا کہ کس طرح یہ پروگرام ہونا ہے۔ وغیرہ

اس کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو و جرمن ترجمہ سے ہوا۔ اس کے معاً بعد پروگرام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ایک بچوں کیلئے جو کہ تیرہ سال سے زیادہ عمر کے تھے اور دوسرا حصہ والدین کیلئے۔ بچوں کا پروگرام مکرم بشیر ریحان صاحب کے ساتھ مسجد کے اوپر والے حصے میں ہوا۔

اس کے بعد مکرم سعید لون صاحب نے ''بچوں کیلئے وقت نکالیں،، کے مضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد مہمان خصوصی صاحب نے چند ضروری تجاویز پڑھ کر سنائی جن کے بعد سوال وجواب کا پروگرام شروع ہوا جو کہ ضروری تجاویز پر مشتمل تھا۔

مہمان خصوصی صاحب نے خلاصۃً ان تجاویز کا دوبارہ ذکر کیا تا کہ ان کو سامنے رکھتے ہوئے والد صاحبان پروگرام میں حصہ لیں اور اپنے تجربات بیان کریں۔ اس کے بعد آپ نے مادہ پرستی کا مفہوم بتایا اور فرمایا کہ زندگی دو پہیوں پر گامزن ہے صرف دنیا کو نہیں اپنانا چاہیے بلکہ دین کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہے۔ زندگی کو موقع کے مطابق گزارنا چاہیے۔ جہاں غیرت کی ضرورت ہو وہاں غیرت دکھائی جائے اور جہاں علم کی ضرورت ہو وہاں علم دکھایا جائے۔ چھوٹے مقصد کو بڑے مقصد پر قربان کیا جانا چاہیے۔ ہم نے اپنے دین اور اولاد کو اہمیت دینی ہے نا کہ مال اور دیگر مادی چیزوں کو۔ انسان کو دوراندیش بھی ہونا چاہیے۔ دولت صرف مال وزر ہی نہیں۔ علم بھی دولت ہوتی ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت ہی سب سے عمدہ تحفہ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خود بھی نیک بنو اور اپنی اولاد کو بھی نیک بناؤ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز سامنے آئیں۔

☆ چھٹی کے دن بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر، ٹی وی دیکھ کر یا سو کر وقت نہیں گزار دینا چاہیے بلکہ ان کو جماعتی پروگراموں میں یا نمازوں میں ساتھ لے کر شامل ہونا چاہیے۔

☆ بچوں کیلئے کھیل کے پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر ٹی وی دیکھا جاسکتا ہے۔ MTA اکٹھے بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں۔

☆ جرمنی بھر میں سو مساجد کے دورہ کا پروگرام بنایا جاسکتا ہے

☆ گھر میں بچوں کیساتھ دوستانہ ماحول ہونا چاہیے۔ والد کو بچے کی عمر کے مطابق بات کرنی چاہیے۔

☆ بچے اور والد کے درمیان سخت مزاج کی وجہ سے خلاء نہیں ہونا چاہیے۔

☆ جب انسان بچوں کے لئے وقت نکالے تو اس کو صحیح طریقہ سے استعمال ہونا چاہیے۔ مثلاً آؤٹنگ کیلئے نکلے اور رستہ میں مختلف موضوعات پر گفتگو ہونی چاہیے جس سے انسان تربیت کرسکتا ہو۔

☆ گھر کے اندر بچوں پر ذمہ داری ڈالنی چاہیے۔ اس سے بچوں میں خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے مثلاً اس میں سب سے پوچھنا ہے کہ کیا سب نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس طرح وہ خود بھی نماز پڑھیں گے اور دوسرے بھی اس کو دیکھ کر۔

☆ بچوں کے ساتھ بڑوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے اور ان کی جائز ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ گھر میں بچوں کیلئے مصنوعی ماحول نہیں پیدا کرنا چاہیے کہ بچہ گھر میں تو ٹھیک رہے لیکن باہر نکلے تو اور رنگ اختیار کر لے۔ بچوں کو ان کی کمزوری پر اتنی ڈانٹ نہیں پڑنی چاہیے کہ وہ دوبارہ بتائے ہی نہ۔ بچوں کو اس طرح اوپر لے کر جائیں کہ وہ خود بھی فیصلہ کرسکے۔

☆ اگر والد کی صحیح تربیت ہو جائے تو بچے کی خود بخود ہو جائے گی۔

☆ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھا جائے ان کی مرضی کے پروگرام لگائے جائیں کبھی اپنی پسند کے پروگرام ان کو دکھائیں اس طرح آہستہ آہستہ ان کے ماحول کو بدلیں۔

☆ بچوں کے ساتھ ایسا ماحول پیدا کریں کہ آپ کے جانے کے بعد وہ دعا کریں کہ ابو گھر جلدی آئیں یہ نہ ہو کہ شکر ہے جان چھوٹی!!!!

☆ اگر کام کے اوقات کی وجہ سے بچوں کو وقت نہیں دے سکتے تو اس میں تبدیلی کی کوشش کریں۔

☆ میاں بیوی اگر دونوں کام کرتے ہیں تو ان کو علیحدہ اوقات میں کام کرنا چاہیے تا کہ ان میں سے ایک بچوں کے پاس موجود ہو اور ان کا خیال رکھ سکے۔

☆ بچوں کی تربیت کیلئے ان کا بزرگان اور مربیان کرام کے ساتھ ضرور تعارف کروائیں۔

☆ گھر میں ہفتہ میں ایک دن تمام گھر والے بیٹھ کر اپنے مسائل پر بات کریں اور اس کی صدارت اپنے بچوں سے کروائیں۔

☆ ہلکے انداز میں گھروں میں سوال جواب کا پروگرام بنائیں، ہوسکے تو انعام بھی دیں۔

☆ بچوں کی دلچسپی کیلئے مسجد میں بھی انتظام ہونا چاہیے تا کہ نماز پر بھی آئیں۔

☆ اگر کوئی بچہ غلطی کرے تو اسے طریقے سے سمجھانا چاہیے۔ نہ زیادہ ڈھیل دیں اور نہ زیادہ ڈانٹیں۔

☆ اسکول میں بھی بچوں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان کی تعلیم پر توجہ دینی چاہیے۔ اسی طرح جو کتابچہ جماعت نے شعبہ تعلیم کی طرف سے شائع کیا تھا اسے بھی ضرور پڑھنا چاہیے اور اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔

☆ بچوں کی تعلیم پر جو خرچ آتا ہے اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

☆ اگر بچے کوئی کمپیوٹر وغیرہ لینا چاہتے ہیں یا کوئی گیم وغیرہ لینا چاہتے ہیں تو اسکو لے کر دیں لیکن ساتھ کوئی شرط لگا دیں کہ اگر اچھی پڑھائی کرو تو لے کر دوں گا یا قرآن کریم ختم کرو تو لے کر دوں گا وغیرہ۔

☆ بچوں کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہیے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے چاہئیں۔

اس کے بعد دوسرا مضمون صحبت صالحین شروع ہوا اور مکرم عبدالسمیع صاحب نے مضمون پڑھ کر سنایا۔ مضمون کے بعد جو بحث ہوئی اس میں مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

☆ اچھے دوست کا اثر دوسرے دوست پر ضرور ہوتا ہے۔

☆ بدلوگوں کی محفل میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھی جائیں MTA دیکھا جائے۔

☆ بچوں کو اپنے ساتھ جماعتی پروگراموں میں شامل کرنا چاہیے۔

☆ صحبت صالحین کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کو سامنے رکھنا چاہیے۔

☆ اپنے بچوں کے دوستوں کا خیال رکھنا چاہیے اور دوستوں کے انتخاب میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔

اس کے بعد کھانے اور نماز کیلئے تقریباً دو بجے وقفہ کیا گیا۔ وقفے کے بعد والد حضرات اور بچوں کا پروگرام اکٹھا ہوا اور اس میں دونوں اطراف کی رپورٹس پڑھ کر سنائی گئیں۔ اس کے بعد سوال جواب میں ایک دوست نے خطبہ سننے کی طرف توجہ دلائی اور ایک دوست نے آپس میں غیبت اور عہدہ داران کے خلاف باتیں نہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس پروگرام سے زیادہ سے زیادہ برکت اور فائدہ پہنچائے، آمین

شکریہ احباب و درخواست دعا

ماہ ستمبر 2004ء کی 22 تاریخ کو ہمارے اباجان محترم محمد اسماعیل منیر صاحب سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بوقت وفات ہیوسٹن امریکہ میں مقیم تھے، مقامی جماعت میں نماز جنازہ کے بعد آپ کی میت ربوہ پہنچانے کی توفیق ملی، جہاں مسجد مبارک میں نماز جنازہ کے بعد 28 ستمبر کی شام بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اباجان کی وفات ہم سب کے لئے ایک غیر معمولی اور گہرے صدمہ کا باعث بنی تاہم غم کے اس موقع پر ہزاروں احباب جماعت نے ربوہ، امریکہ اور جرمنی میں ہمارے ہاں تشریف لا کر نیز خطوط، فون، فیکس یا ای میل کے ذریعہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا، ہمارا غم بانٹا، ہمیں حوصلہ دلاتے رہے اور ہمارے لئے ڈھارس بنے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری کوشش ہے کہ ان تمام احباب کی خدمت میں فرداً فرداً خطوط لکھے جائیں جن کی طرف سے کسی بھی تحریری شکل میں یہ جذبات پہنچے ہیں تاہم دیگر ذرائع سے اظہار تعزیت کرنے والے احباب کی خدمت میں خطوط لکھنا ناممکن ہے۔ اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ ان سب احباب جماعت کا ہم سب بہن بھائی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس محبت اور ہمدردی کے لئے آپ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ہم اپنے اباجان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اباجان کی نیکیوں، خوبیوں اور قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق و سعادت عطا فرماتا چلا جائے، آمین۔

(محمد الیاس منیر و برادران، امریکہ و جرمنی)

قبولیت دعا

جیسا کہ خاکسار نے نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنے آپ کو وقف کیا اور عرصہ چھ سال تک بطور استاد اور نائب پرنسپل کی حیثیت سے نائجیریا میں جماعتی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ نائجیریا کے قیام کے دوران وہاں خدا تعالیٰ نے ہمیں دو بیٹیوں سے نوازا اور 1986 میں خاکسار بمعہ خاندان ہمبرگ جرمنی آ گیا۔ میری دوسری بیٹی کی پیدائش 1983 میں نائجیریا میں ہوئی۔ بعض وجوہات کی وجہ سے اولاد نرینہ کے لیے بہت سے مسائل سامنے آتے رہے۔ ڈاکٹروں نے بھی ناامیدی کا اظہار کیا۔ حضور اقدس کی تحریک وقف نو کا اعلان ہوا۔ خاکسار اور میری بیوی نے بھی اس وقف نو کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور اقدس کو بھی دعائیہ خطوط لکھتے رہے اور ڈاکٹروں سے چیک اپ باقاعدگی سے کرواتے رہے۔ ڈاکٹروں کی طرف سے بالکل مایوسی تھی۔

پیدائش سے قبل تین چار ماہ تک بیوی کو ہسپتال داخل کرا لیا گیا۔ ڈاکٹر متواتر کنٹرول کرتے رہے لیکن اتنی پیچیدگیاں بتاتے تھے جس سے انسان مایوسی کی حد تک چلا جاتا۔ لیکن حضور اقدس کے باقاعدگی سے دعائیہ خطوط ملتے رہے۔ اس طرح خود بھی دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ پیدائش سے قبل 24 دسمبر 1988ء کو حضور اقدس کا خط موصول ہوا جس میں حضور اقدس نے دعا کے ساتھ صرف بیٹے کا نام راشد احمد تجویز کر کے بھیجا۔ حضور اقدس کے اس خط سے ہمارے دل کو پوری تسلی ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہماری اس خواہش کو پورا کرے گا۔ اس کے تقریباً تین ماہ بعد سالانہ جوبلی سے چار دن قبل 19 مارچ 1988ء کو عزیزم راشد کی پیدائش ہوئی الحمدللہ۔ بعد ازاں حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے لندن میں بھی اور جرمنی میں ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ ملاقات کے دوران ایک دفعہ اس کی پیدائش اور حضور اقدس کی طرف سے صرف ایک ہی نام لڑکے کا تجویز کرنا اور وقف نو میں شامل ہونا قبولیت دعا کا خاص ذکر ہوا۔ حضور اقدس نے اس پر نہایت مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اسے ضرور جماعتی ریکارڈ میں لائیں۔

(ناصر احمد باجوہ صدر جماعت ہمبرگ)